مرشد کی ضرورت کیوں
شاہ مشاہد رضا علیمی
متعلم: دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید: دور حاضر میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد وہابیوں کے چنگل میں پھنس گئی ہے وہ تو بیعت اور پیروں کو مانتے ہی نہیں ہیں اور جو تھوڑے بہت بچیں ہیں ماننے والے اُن کے پاس نہ روحانیت کی تعلیم ہے نہ اُن کو یہ پتا ہے کہ مرشد کی پہچان کیا ہے مرشد کسے کہتے ہیں اور مرشد کے ہاتھ پر بیعت کیوں ہوتے ہیں اور فیض کیا ہوتا ہے؟ اب چونکہ معلوم نہیں ہے لوگوں کو لیکن وہ ولیوں کے ماننے والے ہیں تو کوئی بھی مولوی ، مفتی تعویز لکھنے والا مرشدِ کامل بن کے بیٹھ جاتا ہے لوگوں کے پیسے لوٹتا ہے لوگوں کے ایمان لوٹتا ہے، یہاں تک کہ اُن کی عزتیں تک لوٹ لیتا ہے۔ ہمارے ملک میں یہ بہت کثرت سے ہو رہا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے بہت ضروری ہے کہ ہمیں اس بات کا علم ہو کہ مرشد کسے کہتے ہیں اور مرشد کی ضرورت کیوں ہے؟

نوٹ: پیر (مرشد) کی ضرورت کیوں ہے؟ اس کو جاننے سے پہلے چند باتوں کا جاننا بہت ضروری ہے۔ جو سوالیہ انداز میں درج ذیل ہیں ۔

سوال: پیر (مرشد) کسے کہتے ہیں۔

پیر کا لغوی معنی: "پیر" پارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی، بزرگ، معمر، یا عمر رسیدہ شخص کے ہوتے ہیں۔

پیر کا اصطلاحی معنی: ہمارے یہاں لفظ "پیر" اصطلاحی طور پر صوفی بزرگ، مرشد یا رہبر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

مرشد کا لغوی معنی: اردو میں مرشد کا معنی ہے راستہ بتانے والا، ھدایت کرنے والا، پیر، ہادی۔

مرشد کے اقسام: مرشد کی دو قسمیں ہیں۔ (1) مرشدِ عام (2) مرشد خاص

مرشدِ عام سے مراد: کلام اللہ، کلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم، کلامِ آئمہ شریعت و طریقت اور کلام علماء اہلِ ظاہر و باطن۔

مرشدِ خاص سے مراد: صاحبِ سلسلہ بزرگ جن کے ہاتھ پر لوگ بیعت کرتے ہیں۔

سوال: کیا قرآن میں بیعت کا ثبوت موجود ہے؟

جواب: بیعت کا ثبوت قرآن مجید میں موجود ہے۔

قرآن میں بیعت کا ثبوت:

قرآن مجید پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 71 میں خدائے تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے "**یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ**" ترجمہ "جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے" (کنزالایمان)۔

اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں "اِس سے معلوم ہوا کہ دُنیا میں کسی صالح (نیک) کو اپنا امام بنالینا چاہیے شریعت میں "تقلید" کرکے اور طریقت میں "بیعت" کرکے تاکہ حشر اچھوں کے ساتھ ہو۔ قرآن مجید میں دوسری جگہ اللہ رَبُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے "**اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ - یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ**" (پ۲۶، الفتح:۱۸)

ترجمہ: وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔(کنز الایمان)۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ایک اور موقع پر فرماتا ہے **"یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَ اَرْجُلِھِنَّ وَ لَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْھُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَھُنَّ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ"**(۱۲)

(پ۲۸،الممتحنۃ:۱۲)

ترجمہ: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا شریک کچھ نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضعِ ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے(کنز الایمان)۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے "**لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ**" (پ۲۶،الفتح:۱۸)

ترجمہ: بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے۔ (کنزالایمان)۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مجدّدِ دین وملّت الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن فرماتے ہیں فتویٰ رضوی شریف میں "اور بیعت کو خاص بجہاد سمجھنا جہالت ہے"۔ (فتویٰ رضوی مترجم جلد 26 صفحہ 586، رضا فاونڈیشن)۔

اور فرماتے ہیں کہ بیعت بیشک سنّتِ محبوبہ (پسندیدہ سنّت) ہے، امام اَجل، شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی عوارف شریف سے شاہ ولیُّ اللہ دِہلوی کی "قولُ الجمیل" تک اس کی تصریح اور ائمہ واکابر کا اس پر عمل ہے (فتویٰ رضویہ مترجم جلد 26 صفحہ 586، رضا فاونڈیشن)

سوال: کیا حدیث میں بیعت کا ثبوت موجود ہے؟

جواب: حدیث میں بیعت کا ثبوت موجود ہے مسلم شریف میں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں "**كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ**"۔

ترجمہ: ہم رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک مجلس میں تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا "تم لوگ مجھ سے اس پر بیعت کرو کہ تم اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے اور زِنا نہیں کرو گے اور چوری نہیں کرو گے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے قتل کرنا حرام کر دیا ہے اسے بے گناہ قتل نہیں کرو گے ،تم میں سے جس شخص نے اس عہد کو پورا کیا اس کا اَجر اللہ عَزَّ وَجَلَّ پر ہے اور جس نے ان محرمات میں سے کسی کا اِرتکاب کیا اور اس کو سزا دی گئی وہ اس کا کفّارہ ہے اور جس

نے ان میں سے کسی حرام کو کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کا پَردہ رکھا تو اس کا مُعاملہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِپُرد ہے اگر وہ چاہے تو اسے مُعاف کر دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے۔ (صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب الحدود کفارات لأھلھا...الخ، ص۹۳۹، حدیث:۱۷۰۹)

دور حاضر کا ایک بہت بڑا فتنہ

دور حاضر میں اہلِ حدیث، وہابی، دیوبندی اِس قسم کے جو لوگ ہیں اُنہوں نے مرشدِ کامل کا جو تصور ہے اسے ہی باطل قرار دے رکھا ہے لہذا مسلمانوں کی اکثریت کا تو یہ خیال ہے کہ یہ فضول باتیں ہیں بدعت اور شرک والی باتیں ہیں۔ جو غیر مقلِد لوگ ہیں دیوبندی، وہابی، اہلِ حدیث توحیدی فرقہ یہ اسی طرح کی باتیں کرتے ہیں کہ کسی شیخ کی کسی پیر کی ضرورت نہیں ہے اللہ سے مانگو وہ سننے والا ہے براہ راست اللہ سے مانگو وہ سنتا ہے۔ اب اِس پروپیگنڈے کی وجہ سے وہ لوگ جو پیروں کے ماننے والے تھے ولیوں کے ماننے والے تھے جب اُن کی دوسری نسل آئی ہے نوجوان جو کالجوں میں پڑھی ہے یونیورسٹیوں میں پڑھنے باہر جاتی ہیں اور اُن کو ٹکرا جاتے ہیں مولوی طارق جمیل جیسے لوگ، اُن کو ٹکرا جاتے ہیں ذاکر نائیک جیسے لوگ، وہ اُن کا عقیدہ بگاڑ دیتے ہیں اور کہتے

ہیں کہ قران و حدیث میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ مرشد پکڑو۔ سب سے پہلے تو یہ جاننا ضروری تھا کہ مرشدِ کامل کو تلاش کرنا یا مرشدِ کامل کی ضرورت ہونا کیا یہ دین کا حصہ ہے کیا قرانِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے کچھ فرمایا ہے۔ اسی سوال کا جواب ابھی اوپر گزرا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے **كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ** (التوبۃ آیت نمبر 119)۔

ترجمہ: سچوں کے ساتھ ہو (کنز الایمان)۔

یعنی اللہ والوں کی صحبت و رفاقت حاصل کرو، کسی مرد درویش کا دامن تھام لو تاکہ تمہارے ایمان کی حفاظت ہو جائے اس لئے ہر نمازی کو نماز میں (**اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ**)۔

ترجمہ: "ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا" یہ دعا مانگنے کی تلقین کی گئی۔ اب وہ کون لوگ ہیں جن پر اللہ کا انعام ہوا تو اس کے تعلق سے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

الَّذِينَ اَنعَمَ اللّٰهُ عَلَيهِم مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِينَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِيقًا ﴿۶۹﴾

ترجمہ: جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء، اور صدیق، اور شہید، اور نیک لوگ، یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں (کنز الایمان) ۔

تو یہ چار گروہ ہیں جن پر اللہ نے فضل کیا۔ یعنی نماز میں ہم ان کے راستے پر چلنے کی دعا کرتے ہیں۔ تو نماز کے باہر اس کا انکار کیوں کریں ؟۔ اور یہ اہل سنت والجماعت کی اس دعا کی قبولیت کی دلیل ہے کہ ان کے ہاتھوں میں اولیاء اللہ (نیک لوگوں) کا دامن ہے

سوال: مرید ہونا کیا ہے؟ واجب یا سنت ؟

جواب: علیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کی بارگاہ میں سُوال ہوا کہ "مُرید ہونا واجب ہے یا سنَّت ؟ نیز مُرید کیوں ہوا کرتے ہیں؟ مُرشِد کی کیوں ضرورت ہے اور اس سے کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟" تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہِ نے جواباً اِرشاد فرمایا: مُرید ہونا سنَّت ہے اور اس سے فائدہ حضور سیِّدِ عالَم

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اِتصالِ مسلسل۔

تفسیر عزیزی دیکھو آیۂ کریمہ (**صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ**)

(پ۱، الفاتحۃ:۶)

ترجمہ: ”راستہ ان کا جن پر تو نے اِحسان کیا۔“ (کنزالایمان) میں اس کی طرف ہدایت ہے، یہاں تک فرمایا گیا: **مَن لَّا شَیْخَ لَہٗ فَشَیْخُہُ الشَّیْطٰن** جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔ صحتِ عقیدت کے ساتھ سلسلہ صحیحہ متصلہ میں اگر اِنتساب باقی رہا تو نظر والے تو اس کے بَرکات ابھی دیکھتے ہیں جنہیں نظر نہیں وہ نزع میں، قبر میں، حشر میں اس کے فوائد دیکھیں گے۔

(**مَن لَّا شَیْخَ لَہٗ فَشَیْخُہُ الشَّیْطٰن**) اس کی وضاحت کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: ہر بد مذہب فَلاح سے دُور ہلاکت میں چُور ہے، مطلقاً بے پیرا ہے اور اِبلیس اس کا پیر، اگرچہ بظاہر کسی انسان کا مُرید ہو بلکہ خود پیر بنے راہِ سلوک میں قدم رکھے نہ رکھے ہر طرح **لَا یُفْلِحُ وَشَیْخُہُ الشَّیْطَان**

(فلاح نہیں پائے گا اور اس کا پیر شیطان ہے۔) کا مِصداق ہے۔ سُنّی صحیح العقیدہ کہ راہِ سلوک نہ پڑا اگر فسق کرے فلاح پر نہیں مگر پھر بھی نہ بے پیرا ہے نہ اس کا پیر شیطان، بلکہ جس شیخ جامع شرائط کا مُرید ہو اس کا مُرید ہے ورنہ مُرشدِ عام کا۔ (یعنی کَلَامُ اللّٰہ و کلام الرسول و کلامِ ائمہ شریعت و طریقت و کلامِ علمائے دین اہلِ رُشد و ہدایت ہے اسی سلسلۂ صحیحہ پر کہ عوام کا ہادی کلامِ علماء، علماء کا رہنما کلامِ ائمہ، ائمہ کا مُرشِد کلامِ رسول، رسول کا پیشوا کلامُ اللّٰہ جَلَّ وَعَلاوَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ (فتاویٰ رضویہ مترجم،۲۱/۵۱۹-۵۰۵ رضافاؤنڈیشن)

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: مُرید کو کسی مُرشِد و اُستاد کی حاجت ہوتی ہے جو اس کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرے کیونکہ دِین کا راستہ اِنتہائی باریک ہے جبکہ اس کے مقابلے میں شیطانی راستے بکثرت اور نمایاں ہیں تو جس کا کوئی مُرشد نہ ہو جو اس کی تربیت کرے تو یقیناً شیطان اسے اپنے راستے کی طرف لے جاتا ہے۔ جو پُر خطر وادیوں میں بغیر کسی کی رہنمائی کے چلتا ہے وہ خود کو ہلاکت پر پیش کرتا ہے جیسے خود بخود اُگنے والا پودا جلد ہی سُوکھ جاتا ہے اور اگر وہ لمبے عرصے تک باقی بھی رہے تو اس کے پتے تو نکل آئیں گے لیکن وہ پھل دار نہیں ہو گا۔

مُرید پر ضَروری ہے کہ وہ مُرشِد کا دَامن اس طرح تھام لے جس طرح اَندھا نہر کے کنارے اپنی جان نہر پار کرانے والے کے حوالے کر دیتا ہے اور اس کی اِتباع میں کسی قسم کی مخالفت نہیں کرتا اور نہ ہی اسے چھوڑتا ہے۔

مرید ہونے کے فوائد

دور حاضر میں بیشتر لوگوں نے ''پیری مُریدی'' جیسے اَہم منصب کو بھی محض حُصولِ دُنیا کا ذَریعہ بنا رکھا ہے۔ لوگ پیرِ کامل کا مِعیار یہ سمجھتے ہیں کہ پیر تعویذات یا عملیات میں ماہر ہو جو ہر دُنیوی مشکل حل کر دیا کرے، اگرچہ پیرِ کامل کی بَرکت سے بہت سارے دُنیوی مَسائل بھی حل ہوتے ہیں تاہم اسی چیز کو پیرِ کامل کا مِعیار سمجھ لینا اور جہاں کوئی مسئلہ حل نہ ہوا وہاں پیر صاحب کے کامِل ہونے میں شکوک و شبہات میں پڑ جانا سَراسر جہالت و حماقت ہے لہٰذا مُرید ہوتے وقت مُرشِدِ کامِل کی حقیقی پہچان اور مُرید ہونے کے مَقاصد کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ پیر دنیا و آخرت میں ہی نہیں بلکہ نزع کے وقت بھی مرید کی مدد کرتا ہے۔ نزع کے حوالے سے امام فخرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا واقعہ بہت مشہور ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ امام فخرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی نزع

کا جب وقت آیا، شیطان آیا کہ اس وقت شیطان پوری جان توڑ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اس (مرنے والے کا) کا اِیمان سلب ہو جائے (یعنی چھین لیا جائے)، اگر اس وقت پھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹے گا۔ اُس نے اِن سے پوچھا کہ تم نے عمر بھر مُناظروں مُباحثوں میں گزاری، خدا کو بھی پہچانا؟ آپ نے فرمایا: بیشک خدا ایک ہے۔ اس نے کہا: اس پر کیا دَلیل؟ آپ نے ایک دلیل قائم فرمائی، وہ خبیث **مُعَلِّمُ الْمَلَکُوْت** (یعنی فرشتوں کا اُستاد) رہ چکا ہے اس نے وہ دلیل توڑ دی۔ اُنھوں نے دوسری دلیل قائم کی اُس نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ ۳۶۰ دلیلیں حضرت نے قائم کیں اور اس نے سب توڑ دیں۔ اب یہ سخت پریشانی میں اور نہایت مایوس۔ آپ کے پیر حضرت نجمُ الدین کبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہیں دُور دَراز مقام پر وُضو فرما رہے تھے، وہاں سے آپ نے آواز دی ''کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں نے خُدا کو بے دلیل ایک مانا۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' صَفْحَہ 493)مکتبۃالمدینہ:

اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ کسی مُرشِدِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے دینا چاہیے کہ ان کی باطنی توجہ وَسوسہ ٔشیطانی کو بھی دفع کرتی ہے اور اِیمان کی حفاظت کا بھی ایک مضبوط ذَریعہ ہے۔

سوال: مرشد کی ضرورت کیوں ہے اس کے جواب کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مُرشِدِ کامل کہ جس کے ہاتھ پر بیعت کرنا دُرُست ہو اس کی کیا شَرائط ہیں؟

جواب: مُرشِدِ کامل کہ جس کے ہاتھ پر بیعت کرنا دُرُست ہو اس کی شَرائط بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن فرماتے ہیں: بیعت لینے اور مسندِ اِرشاد پر بیٹھنے کے لئے چار (4) شَرطیں ضَروری ہیں۔

(1) ایک یہ کہ سُنّی صحیحُ العقیدہ ہو اس لئے کہ بدمذہب دوزخ کے کتے ہیں اور بدترین مخلوق، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

(2) دوسری شرط ضَروری عِلم کا ہونا، اس لئے کہ بے علم خُدا کو پہچان نہیں سکتا۔

(3) تیسری یہ کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنا اس لئے کہ فاسِق کی توہین واجب ہے اور مُرشِد واجبُ التعظیم ہے دونوں چیزیں کیسے اکھٹی ہوں گی۔

(4) چوتھی اجازتِ صحیح مُتَّصِل ہو جیسا کہ اس پر اہلِ باطن کا اِجماع ہے۔

نوٹ: جس شخص میں اِن شَرائط میں سے کوئی ایک شرط نہ ہو تو اس کو پیر نہیں پکڑنا چاہئے۔

(فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۴۹۱)

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی فرماتے ہیں: جب مُرید ہونا ہو تو اچھی طرح تفتیش کر لیں، ورنہ اگر (کسی ایسے کو پیر بنالیا جو) بد مذہب ہوا تو اِیمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

(بہارِ شریعت "حصہ اول" صفحہ 277" مکتبۃ المدینہ)

اے بسا اِبلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نباید داد دست

(کبھی اِبلیس آدمی کی شکل میں آتا ہے، لہٰذا ہر ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہیے یعنی ہر کسی سے بیعت نہیں کرنی چاہیے۔)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

سوال: بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اپنی زندگی میں ایک بار کسی پیر سے مرید ہونا ضروری ہے اور اگر کوئی شخص مرید نہ ہو اور اس کا انتقال ہو جائے تو اس کا پیر شیطان ہے، کیا ان کا ایسا کہنا درست ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں آج کل جو بیعت رائج ہے اسے بیعتِ تبرک کہتے ہیں جو نہ فرض ہے نہ واجب اور نہ ایسا کوئی حکم شرعی کہ جس کو نہ کرنے پر گناہ یا آخرت میں مواخذہ ہو۔ ہاں! اگر کوئی جامع شرائط پیر مل جائے تو ہاتھ دے کر اس کا مرید ہونا ایک نیک عمل اور باعث خیر و برکت اور بہت سے دینی و دنیاوی فائدے کا حامل ہے"

حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ پہلے یہ ذہن نشین کرلیں کہ یہ (اگر کوئی شخص مرید نہ ہو اور اس کا انتقال ہو جائے تو اس کا پیر شیطان ہے) کوئی حدیث نہیں بلکہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کا قول ہے۔

واضح رہے کہ اس شیخ سے مراد، مرشد عام ہے نہ کہ مرشد خاص، اور مرشد عام درج ذیل ہیں۔

(1) کلام خدا

(2) کلام رسول

(3) کلام ائمہ شریعت وطریقت

(4) کلام علمائے ظاہر و باطن

اس سلسلہ صحیحہ پر کہ

عوام کا ہادی، کلامِ علما

علما کا رہ نما، کلامِ ائمہ

ائمہ کا مرشد، کلامِ رسول

رسول کا پیشوا، کلامِ خدا

سنی صحیح العقیدہ کہ ائمہ کرام کو مانتا، تقلید ائمہ ضروری جانتا، اولیائے کرام کا سچا معتقد تمام عقائد میں راہ حق پر مستقیم وہ ہرگز بے پیر نہیں وہ چاروں مرشدانِ پاک یعنی کلام خدا اور سول، ائمہ کرام و علمائے ظاہر و باطن اس کے پیر ہیں۔ اگرچہ بظاہر کسی خاص بندۂ خدا کے دست (ہاتھ) مبارک پر شرف بیعت سے مشرف نہ ہوا ہو۔

(نقاء السلافۃ فی احکام البیعۃ والخلافۃ، صفحہ 40)

ایک دوسرے مقام پر اعلیٰ حضرت قادری بریلوی رحمہ اللہ نے فرمایا:

جہنم سے نجات اور چھٹکارے کے لئے نبی کو مرشد جاننا کافی ہے۔

(فتاوی افریقہ، صفحہ : 136، از: امام احمد رضا، حنفی، قادری، برکاتی قدس سرہ)

خلاصہ: جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ شیطان اس کو بہت آسانی سے بہکالیتا ہے اور بہت سے لوگ اس کو حدیث سمجھتے ہیں. حالانکہ یہ حدیث نہیں بلکہ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمہ کا قول ہے یعنی اگر کوئی بے پیر ہی رہتا ہے تو شیطان کو اسے بہکانے میں دیر نہیں لگتی ہے ہاں اگر کوئی شخص کسی با عمل عالم کی صحبت میں رہتا ہے یا ان کی اتباع کرتا ہو بغیر ان کے مشورے کے نہیں کرتا یا کسی فقہا کے

قول فعل پہ عمل کرتا ہے یا ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا ہے تو اس کا پیر شیطان نہیں ہے. واللہ اعلم بالصواب۔

(کتبہ۔ عزیز الرحمن خان قادری مصباحی شیخ الحدیث وصدر شعبہ افتادار العلوم محبوبیہ اہل سنت شمع اسلام ڈھلمو شریف امبیڈ کر نگر)

نوٹ: علمائے کرام کی بارگاہ میں عرض ہے کہ کسی بھی قسم کی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی بتاکر ممنون ہوں۔ **جزاکم اللہ خیراََکثیرا**۔

رابطہ نمبر: 9984111212

نوٹ: اس مضمون کو متعدد کتابوں، ویبسائٹ، اور اپلیکیشن کے ذریعہ ترتیب دیا گیا ہے۔

21 رمضان المبارک 1445ھ مطابق 1 اپریل 2024ء